تبصرے

از قلم
مفتی محمد سلیمان ظفر القاسمی - انڈین انسٹی ٹیوٹ
آف اسلامک اسٹیڈیز نئی دہلی ۶۲-۱۱۰۰

طلاق کے استعمال کا طریقہ

از مولانا صغیر احمد رحمانی، تقطیع متوسط، ضخامت - ۴۸ صفحات

پتہ، دار الاشاعت رحمانی مونگیر (بہار)

طلاق، مرد کو عطا کردہ ایک شرعی اختیار ہے جس کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ طلاق کے ذریعہ وہ مقدس رشتہ ٹوٹ جاتا ہے جسے خدا کا نام لے کر قائم کیا گیا تھا اسی طرح طلاق کا استعمال ایک عظیم ذمہ داری بھی ہے اس کے استعمال سے پہلے ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ اگر نباہ کی کوئی صورت نظر نہ آئے تو پھر بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے۔ یہ وہ شرعی ہدایتیں ہیں جو طلاق کے سلسلہ میں دی گئی ہیں۔

اس کتابچہ میں بھی جامعہ رحمانیہ مونگیر کے فاضل استاد جناب مولانا صغیر احمد رحمانی صاحب نے اجمالی طور پر طریقۂ طلاق بیان کیا ہے موصوف اگرچہ درس و تدریس کا کافی طویل تجربہ رکھتے ہیں اور اس کتابچہ سے اندازہ ہوا کہ حدیث و فقہ پر بھی مولانا کو درک حاصل ہے لیکن بعض مقامات پر موصوف نے طویل بحثوں کو بہت ہی اختصار کے ساتھ دیا ہے۔ اس لئے کافی تشنگی بعض علمی مباحث میں معلوم ہوئی، اور صفحہ ۳۲ پر موصوف نے طلاق دینے کا شرعی طریقہ بیان کیا ہے۔

"طلاق دو گواہوں کی موجودگی میں دی جائے"۔ جب کہ ہر انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ طلاق انسان اکثر اوقات غصہ کی حالت میں دیتا ہے۔ اور اس حالت مذاکرہ میں یہ بات اکثر ناممکن ہوتی ہے کہ اس وقت گواہ موجود ہی ہوں اسی بنا پر فقہا کا کلیہ ہے۔

المراۃ کالقاضی فی حقہا۔" عورت اس معاملہ میں خود فیصلہ کر سکتی ہے اس حالت میں اگر شوہر طلاق کا منکر ہو اس لئے میں سمجھتا ہوں طلاق دینے کے وقت گواہوں کی موجودگی لازم قرار نہ پائے گی، اور رسالہ کے آخر میں تین طلاق کے مشہور مسئلہ کو بھی بیان کیا ہے لیکن ان مباحث کو بھی دیکھ کر تشنگی محسوس ہوتی ہے بہرکیف یہ کوشش قابل قدر ہے۔ امید ہے کہ علمی حلقوں میں اس کی پذیرائی ہوگی۔

فرقہ وارانہ فسادات اور مسلمان

از مولانا جمیل احمد نذیری مبارکپوری، تقطیع متوسط ضخامت ۵۶ صفحات

قیمت دو روپیہ، پتہ مکتبہ الید ردار العلوم فاروقیہ کاکوری۔ لکھنؤ۔ یوپی۔

برصغیر ہند کی سب سے بڑی بدنصیبی یہی ہے کہ آزادی کی پہلی کرن کے ساتھ فرقہ پرستی کی دیرینہ بنیاد وں پر عظیم ہولناک فسادات کی جو ابتداء ہوئی تھی وہ آج بڑی خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔

ان ہی واضح حقیقتوں کی طرف جناب مولانا جمیل احمد نذیری صاحب نے نشاندہی کی ہے، زیر تبصرہ کتابچہ ہمارے خیال میں وقت کی اہم ضرورت کی تکمیل ہے جس کا مقصد ہے کہ مسلمان بیدار ہوں اور قائدین ملت اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہوں اور علماء بھی اپنی شرعی ذمہداریوں کو پورا کریں جو بحیثیت ایک راہنما ان پر عائد ہوتی ہیں، عوام کو خود اس طرح کے حالات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ برادران وطن ان کے قریب آکر موانست و ہمدردی حاصل کر سکیں لیکن یہ باتیں انتہائی دکھ کی ہیں عام طور پر مسلمان سیاسی بصیرت سے عاری ہونے کی بنا پر اپنے لئے صحیح راہ کی بھی پہچان نہیں کر پاتے۔

دراصل بات یہ ہے کہ فسادات عام طور پر جہاں پر بھی رونما ہوئے جہاں اس